سلسلہ :: رسائلِ فتاوٰی رضویہ

جلد: بائیسویں

رسالہ نمبر 4

ابر المقال فی استحسان قبلة الاجلال ۱۳۰۸ھ

بوسہ تعظیمی کے مستحسن ہونے میں درست ترین کلام

پیشکش: مجلسِ آئی ٹی (دعوتِ اسلامی)

رسالہ
ابر المقال فی استحسان قبلة الاجلال ۱۳۰۸ھ
(بوسہ تعظیمی کے مستحسن ہونے میں درست ترین کلام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

مسئلہ ۱۴۰: از سورت کٹھور مسجد پرب مرسلہ مولوی عبدالحق صاحب از علیگڑھ مدرسہ مولانا مولوی محمد لطیف اللہ صاحب مرسلہ مولوی سندی صاحب طرفہ ایں کہ از ہر دوجا بوقت واحد سوال آمد (طرفہ یہ کہ ایک ہی وقت دونوں جگہوں سے سوال آیا۔ت) ۱۳ ذی الحجہ ۱۳۰۹ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ہذا میں کہ شہر موریس میں قبلہ رخ کی دیوار کے ساتھ محراب کے متصل بیت اللہ شریف کے غلاف کا ٹکڑا دو گز لمبا اور سوا گز چوڑا لٹکا ہوا ہے اور وہاں کے باشندے میمن وغیرہ سب سوداگر خاص وعام بعد پنجگانہ اس ٹکڑے کو بوسہ دیتے ہیں اور بعد نماز جمعہ کے تو بوجہ کثرت نمازیوں کے بوسہ دینے میں بہت ہی ہجوم کرتے ہیں۔ کوئی چار بوسے دیتا ہے کوئی زیادہ کوئی کم، جیسا کسی کا موقع لگا ویسا ہی اس نے کیا، اور کوئی ہجوم اور کثرت کی وجہ سے محروم بھی رہ جاتا ہے۔ اور اس امر میں اس کو معظم چیز سمجھا کر کمال کوشش کرتے ہیں۔ کسی قدر جاننے والے لوگ تو تعظیم کا بوسہ دیتے ہیں۔ اور عوام کا حال معلوم نہیں کہ وہ کیا سمجھ کر بوسہ دیتے ہیں

لیکن ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی اس میں بہت مبالغہ کرتے ہیں۔آیا یہ امر شرعا موجب ثواب ہے یا کسی امر خارجی کی وجہ سے مستوجب عذاب ہے؟**بینوا توجروا** (بیان کرو تاکہ اجر پاؤ۔ت)

الجواب:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ،نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ط

بوسہ تعظیم شرعاو عرفا انحاء تعظیم سے ہے اسی قبیل سے ہے بوسہ آستانہ کعبہ و بوسہ مصحف و بوسہ نان و بوسہ دست و پائے علماء واولیاء۔

وکل ذلك مصرح به فی الکتب کالدرالمختار [1] من معتمدات الاسفار۔	درمختار جیسی دیگر معتمد کتب میں اس تمام کی تصریح کی گئی ہے۔(ت)

خود احادیث کثیرہ میں صحابہ رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کا دست و پائے اقدس حضور پرنور سید یوم المنشور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم و مہر نبوت کو بوسہ دینا وارد۔

کما فصلنا بعضه فی کتابنا البارقة الشارقة علی المارقة المشارقة۔	جیسا کہ ہم نے بعض کو اپنے کتاب البارقۃ الشارقۃ علی المار المشارقۃ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔(ت)

اور ما نحن فیہ سے اقرب و اوفق حدیث عبداللہ بن عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہما ہے کہ انھوں نے منبر انور سرور اطہر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم سے موضع جلوس اقدس کو مس کرکے اپنے چہرے سے لگایا **رواہ ابن سعد فی طبقاتہ** [2] (ابن سعد نے اپنی طبقات میں اسے روایت کیا۔ت) اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم سے مروی کہ رمّانا اعطر کو جو مزار اقدس وازہر پر ہے یعنی اس کے بازو پر جو گول شکل کا ایک کنگرہ سا بنا دیتے اسے دہنے ہاتھ سے مس کرکے دعا مانگا کرتے،امام قاضی عیاض رتعت روحہ فی الریاض شفا شریف میں فرماتے ہیں:

قال نافع کان ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنهما یسلم علی القبور أتیه مائة مرة واکثر یجیئ الی القبر فیقول السلام علی النبی،السلام علی ابی بکر ثم ینصرف ورئی (بمعنی ابصر) واضعا یدہ علی مقعد النبی صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم	حضرت نافع رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما جب حجرہ پاک کی قبروں پر سلام کرنے حاضر ہو کر سو سے زائد مرتبہ کہتے" حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالٰی عنہ پر سلام" پھر پلٹتے ہوئے منبر شریف پر

[1] الدرالمختار کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی الاستبراء وغیرہ مطبع مجتبائی دہلی ۲/ ۲۲۵

[2] الطبقات الکبرٰی لابن سعد ذکر منبر رسول اللہ صل اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار صادر بیروت ۱/ ۲۵۴

من المنبر ثم وضعها علی وجهه وعن ابن قسیط والعتبی کان اصحاب النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اذا اخلا المسجد حسوا رمانة المنبر التی تلی القبر بیامنهم ثم استقبلوا القبلة یدعون [3]۔	حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کے بیٹھنے کی جگہ کو ہاتھ سے مس کرکے اپنے چہرے پر لگاتے۔ابن قسیط اور عتبی سے مروی ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم جب مسجد نبوی سے نکلتے تو قبر انور کے کناروں کو اپنے داہنے ہاتھ سے مس کرتے اور پھر قبلہ رو ہو کر دعا کرتے(ت)

غرض شرعاوعرفامعلوم ومعروف کہ جس چیز کو معظم شرعی سے شرف حاصل ہو اس کا وہ شرف بعد انتہائے مماست بھی باقی رہتا ہے اور اس کی تعظیم اس کی معظم کی انحائے تعظیم سے گنی جاتی ہے اور معاذاللہ اس کی توہین اس معظم کی توہین تاج سلطان کو مثلا زمین پر ڈالنا صرف اسی وقت اہانت سلطان نہ ہوگا جبکہ وہ اس کے سرپر رکھا ہی بلکہ جدا ہونے کی حالت میں بھی ہر عاقل کے نزدیک یہی حکم ہے یونہی تعظیم۔شفاء شریف میں ہے:

من اعظامه واکبارہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اعظام جمیع اسبابه واکرام مشاهده وامکنته من مکة المدینة ومعاهده ومالمسه علیه الصلٰوۃ والسلام او عرف به صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم [4]۔	حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کی تعظیم میں سے یہ ہے کہ آپ کے تمام اسباب تمام مشاہد مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آپ کے تمام مکانات، متعلقہ اشیاء اور جن چیزوں کو آپ نے مس فرمایا یا جو آپ سے معروف ہیں کی تعظیم وتکریم بجالانا ہے۔(ت)

اور بیشک تعظیم، منسوب بلحاظ نسبت تعظیم منسوب الیہ ہے۔اور بیشک کعبہ شعائر اللہ سے ہے تو تعظیم غلاف تعظیم کعبہ وتعظیم شعائر اللہ شرعًا مطلوب۔

---

[3] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل فی حکم زیارۃ قبر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلکم عبدالتواب اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان ۲/ ۷۰

[4] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فعلك ومن اعظامه واکبارہ الخ عبدالتواب اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان ۲/ ۴۴

"وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ شَعَآٮِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ﴿۳۲﴾"[5]	اور جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کا تقوی ہے۔(ت)

بلکہ نظر ایمان سے مس ولمس کی بھی تخصیص نہیں جس شے کو معظم شرعی سے کسی طرح نسبت سے واجب التعظیم و مورث محبت ہے ولہذا البلدۃ طیبہ مدینہ طیبہ سکینہ علی صاحبہا الصلٰوۃ والتحیۃ کے درودیوار کو مس کرنا اور بوسہ دینا اہل حب وولا کا دستور اور کلمات ائمہ وعلماء میں مسطور، اگرچہ ان عمارات کا زمانہ اقدس میں وجود ہی نہ ہو شرف مس سے تشرف درکنار وللہ در من قال (اللہ تعالٰی کے لئے خوبی جس نے کہا)۔

آمرّ علی الدیار دیار لیلی　　اقبل ذالجدار وذوا الجدارا
وصاحب الدیار شغفن قلبی　　ولکن حب من سکن الدیارا[6]

(میں دیار لیلٰی سے گزرتے ہوئے دیواروں اور دیواروں کو بوسہ دے رہا تھا اور میرے دل میں اس دیار والی رچی بسی ہے لیکن اس دیار کے باسیوں سے محبت ہے۔ت)

شفاء شریف میں ہے:

وجدیر لمواطن اشتملت تربتها علی جسد سید البشر صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مدارس ومشاھد وموافقت ان تعظم عرصاتها وتنستسم نفحاتها وتقبل ربوعها وجدراتها[7] اھ ملخصًا۔	جن مقامات کی مٹی حضور علیہ الصلٰوۃ والسلام کے جسد پاک کو لگی ہے ان راستوں، مشاہد اور مواقف کے میدانوں کی تعظیم، فضاؤں کی تکریم، ٹیلوں اور دیواروں کو بوسہ دینا مناسب ہے۔اھ ملخصًا۔(ت)

پھر ارشاد فرماتے ہیں:

یادار خیر المرسلین ومن بہ　　ھدی الانام وخص بالایات
عندی لاجلك لوعة وصبابة　　وتشوق متوقد الجمرات

---

[5] القرآن الکریم ۲۲/ ۳۲

[6] شفاء السقام الباب الرابع مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۷۳، جواہر البحار ومنہم امام المقری فمن جواہر فرح المتحال فی مدح النعال النبویہ مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۷۷، نسیم الریاض فصل ومن اعظامہ واکبارہ الخ دار الفکر بیروت ۳/ ۴۳۴

[7] الشفاء بتعریف المصطفی فصل ومن اعظامہ واکبارہ الخ عبد التواب اکیڈمی بوہڑ گیٹ ملتان ۲/ ۴۵ و ۴۶

وعلیّ عہدان ملأت محاجری　　　من تلکم الجدرات والعرصات

لاعفرن مصون شیبی بینھا　　　من کثرۃ التقبیل والرشفات [8]

(خیر المرسلمین جہاں کے ہادی اور معجزات والے کی رہائش گاہ میرے ہاں آپ کی وجہ سے درد، عشق اور اظہار جس سے کنکریاں جل رہی ہیں جس وقت میں ان دیواروں اور میدانوں کی زیارت سے اپنی نگاہوں کو سیراب کروں تو بوسے اور چوسنے کی کثرت سے اپنی سفید ریش کو ضرور مٹی سے ملوث کروں گا۔ت)

اس سے بھی ارفع واعلٰی واضح وجلی یہ ہے کہ طبقۃ فطبقۃ شرقا وغربا عجما عربا علمائے دین وائمہ معتمدین نعل مطہر وروضہ معطر حضور سید البشر علیہ افضل الصلٰوۃ واکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے، کتابوں میں تحریر فرماتے آئے اور انھیں بوسہ دینے والی انکھوں سے لگانے سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے۔علامہ ابوالیمن ابن عساکر شیخ ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن خلف سلمی وغیرہما علماء نے اس باب میں مستقل تالیفیں کیں اور علامہ احمد مقری کی فتح المتعال فی مدح خیر النعال اس مسئلہ میں اجمع وانفع تصانیف ہے۔**جزاھم وبھم جزاء حسنا ورزقھم ببرکہ خیر النعال امنا وسکنا اٰمین** (اللہ تعالٰی ان کو جزاء حسن اور اس بہتر نعال شریف کی برکت سے امن وسکون عطا فرمائے آمین۔ت)

١محدث علامہ فقیہ ابوالربیع سلیمن بن سالم کلاعی رحمہ اللہ تعالٰی فرماتے ہیں: ؎

یاناظرا تمثال نعل نبیہ　　　قبل مثل النعل لامتکبرا [9]

(اے اپنے نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نقشہ نعل مبارک دیکھنے والے! اس نقشہ کو بوسہ دے بے تکبر کے)

٢قاضی شمس الدین صیف اللہ رشیدی فرماتے ہیں: ؎

لمن قدمس شکل نعال طٰہ　　　جزیل الخیر فی یوم الحسان

وفی الدنیا یکون بخیر عیش　　　وعز فی النہاء بلاارتیاب

فبادروا لثم الاٰثار منھا　　　بقصد الفوز فی یوم حسان [10]

---

[8] الشفاء بتعریف حقوق المصطفٰی فصل ومن اعظامہ واکبارہ الخ عبدالتواب اکیڈمی ملتان ٢/ ٤٦

[9] جواھر البحار ومنھم الامام احمد المقری الخ مصطفی البابی مصر ٣/ ١٦٣

10

نقش نعل طہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مس کرنے والے کو قیامت میں خیر کثیر ملے گی اور دنیا میں یقینا نہایت اچھے عیش وعزت وسرور میں رہے گا تو روز قیامت مراد ملنے کی نیت سے جلد اس اثر کریم کو بوسہ دے)

۳ شیخ فتح اللہ بیلونی حلبی معاصر علامہ مقری نعل مقدس سے عرض کرتے ہیں ؎

فی مثلك یانعال اعلی النجبا اسرار بیمنها شهدنا العجبا

من مرغ خده به مبتهلا قد قام له ببعض ماقد وجب[11]

(اے سید الانبیاء صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نعل مبارک ! تیرے نقشہ میں وہ اسرار ہیں جن کی عجیب برکتیں ہم نے مشاہدہ کیں جو اظہار عجز ونیاز کے ساتھ اپنا رخسار اس پر رگڑے وہ بعض حق اس نقشہ مقدسہ کے جو اس پر واجب ہیں ادا کرے)

وہی فرماتے ہیں: ؎

مثال نعل بوطی المصطفٰی سُعدا فامد الی لثمه بالذل منك یدا

واجعله منك علی العینین معترفا بحق توقیره بالقلب معتقدا

وقبله واعلن بالصلاۃ علی خیر الانام وکرر ذاك مجتهدا[12]

(یہ نقشہ اس نعل مبارک کا جو مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے قدم سے ہمایوں ہوئے تو اس کے بوسہ دینے کو تذلل کے ساتھ ہاتھ بڑھا اور زبان سے اس کے وجوب وتوقیر کا اقرار اور دل سے اعتقاد کرتا ہوا اسے آنکھوں پر رکھ اور بوسہ دے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر باعلان درود بھیج اور کوشش کے ساتھ اسے بار بار بجالا)

۴ سید محمد موسٰی حسینی مالکی معاصر علامہ ممدوح فرماتے ہیں: ؎

مثال نعال المصطفٰی اشرف الورٰی به مورد لاتبغی عنه مصدرا

فقبله لثما وامسح الوجه موقنا بنیت صدق تلق ما کنت مضما[13]

(مصطفٰی اشرف الخلق صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے نقشہ نعل اقدس میں وہ مقام حضور ہے

11

12

13

جس سے تو نے رجوع نہ چاہے تو اسے یقین اور سچی نیت کے ساتھ چہرہ سے لگا دل کی مراد پائے گا)

۵ محمد بن سبتی فرماتے ہیں: ؎

فی قبلتها مثل نعل کریمة   بتقبیلها یشفی سقام من اسمه استشفٰی [14]

(اے میرے منہ اسے بوسہ دے یہ نعل کریم کا نقشہ ہے اس کے بوسہ سے شفا طلب کر مرض دور ہوتا ہے)

۶ علامہ احمد بن مقری تلمسائی صاحب فتح المتعال میں فرماتے ہیں: ؎

اکرم بتمثال حکی نعل من   فاق الوری بالشرف الباذخ

طوبی لمن قبله منباء   یلثمه عن حبه الراسخ [15]

(کس قدر معزز ہے ان کی نعل مقدس کا نقشہ جو اپنے شرف عظیم میں تمام عالم سے بالا ہیں خوشی ہو اسے جو اسے بوسہ دے اپنی راسخ محبت ظاہر کرتا ہوا)

۷ علامہ ابوالیمن ابن عساکر فرماتے ہیں: ؎

الثم ثری الاثر الکریم فحبذا   ان غزت منه بلثم ذا التمثال [16]

نعل مبارک کی خاک پر بوسہ دے کر اس کے نقشے ہی کا بوسہ دینا تجھے نصیب ہو تو کیا خوب بات ہے)

۸ علامہ ابوالحکم مالک بن عبدالرحمٰن بن علی مغربی جنھیں علامہ عبدالباقی زرقانی نے شرح مواہب شریف میں احدالفضلاء المغاربة (فضلائے مغرب میں سے ایک۔ت) کہا۔ اپنی مدحیہ میں فرماتے ہیں: ؎

مثل نعل من احب ھویته   فھا انا فی یوم ولیلی الثمه [17]

(میں اپنے محبوب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی نعلین مبارک دوست رکھتا اور رات دن

---

[14]

[15] فتح المتعال

[16]

[17] شرح الزرقانی علی المواہب نعلہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم مصر ۵/ ۵۷

اسے بوسہ دیتا ہوں)

۹امام ابوبکر احمد ابن امام ابومحمد بن حسین انصاری قرطبی فرماتے ہیں:ـ

ونعل خضعنا ھیبۃ لبھائھا وانا متی نخضع لھا ابدا نعلو

فضعھا علی اعلی المفارق انھا حقیقتھا تاج وصورتھا نعل[18]

(اس نعل مبارک کے جلال انور سے ہم نے اس کے لئے خضوع کیا اور جب تک ہم اس کے حضور جھکیں گے بلند رہیں گے تو اسے بالائے سر رکھ کہ حقیقت میں تاج اور صورت پر نعل ہے)

۱۰شرح مواہب میں ان امام کا ترجمہ عظیمہ جلیلہ مذکور اور ان کا فقیہ محدث وماہر وضابط ومتین الدین وصادق الودع وبے نظیر ہونا مسطور امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی صاحب ارشاد الساری شرح صحیح بخاری نے مواہب اللدنیہ ومنح محمدیہ میں ان امام کے یہ اشعار ذکر نقشہ نعل اقدس میں انشاد کئے اور مدحیہ علامہ ابوالحکم مغربی کما احسنھا[19] (کیا ہی اچھا ہے۔ت) اور نظم "علامہ ابن عساکر سے للہ درہ[20] (اللہ اکیلے اس کی بھلائی ہے) فرمایا۔

۱۱علامہ زرقانی اس کی شرح میں فرماتے ہیں:

الثم التراب الذی حصل لہ النداوۃ من اثر النعل الکریمۃ ان امکن ذٰلک والا فقبل مثالھا[21]۔	اگر ہوسکے تو وہ اس خاک کو بوسہ دے جسے نعل مبارک کے اثر سے نم حاصل ہوئے ورنہ اس کے نقشہ ہی کو بوسہ دے۔

علامہ تاج الدین فاکہانی نے فجر منیر میں ایک باب نقشہ قبور لامعۃ النور کا لکھا اور فرمایا:

من فوائد ذٰلک ان من لم یمکنہ زیارۃ الروضۃ فلیزر مثالھا ولیلثمہ مشتاقا لانہ ناب مناب الاصل	یعنی اس نقشہ کے لکھنے میں ایک فائدہ یہ ہے کہ جسے اصل روضہ عالیہ کی زیارت نہ ملی وہ اس کی زیارت کرلے اور شوق سے اسے بوسہ دے

[18] المواھب اللدنیۃ بحوالہ القرطبی لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۷۰

[19] المواہب اللدنیہ بحوالہ القرطبی لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۶۸

[20] المواہب اللدنیہ بحوالہ القرطبی لبس النعل المکتب الاسلامی بیروت ۲/ ۴۶۷

[21] شرح الزرقانی علی المواہب ذکر نعلہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم دار المعرفۃ بیروت ۵/ ۴۸

کما قدناب مثال نعله الشریفة مناب عینها فی المنافع والخواص بشهادة التجربة الصحیحة ولذا جعلواله من الاکرام ولااحترام مایجعلون للمنوب عنه[22] الخ۔	کہ یہ مثال اس اصل کے قائم مقام ہے جیسے نعل مقدس کا نقشہ منافع وخواص میں یقینا یہ اس کا قائم مقام ہوا جس پر تجربہ صحیحہ گواہ ہے ولہذا علمائے دین نے نقشہ اعزاز واحترام وہی رکھا ہے جو اصل کا رکھتے ہیں الخ۔

۱۳سیدی علامہ محمد بن سلیمن جزولی قدس سرہ، صاحب دلائل الخیرات نے بھی علامہ مذکور کی پیروی کی اور دلائل شریف میں نقشہ روضہ مبارک کالکھااور خود اس کی شرح کبیر میں فرمایا:

انما ذکرتها تابعا للشیخ تاج الدین الفاکهانی فانه عقد فی کتابه "الفجر المنیر" بابا فی صفة القبور المقدسة وقال ومن فوائد ذٰلک[23] الخ۔	میں نے شیخ تاج الدین فاکہانی کی اتباع میں اس کو ذکر کیا انھوں نے اپنی کتاب الفجر المنیر میں قبور مقدسہ کا باب قائم کیااور فرمایااس کے فوائد سے یہ ہے الخ (ت)

۱۴اسی طرح علامہ محمد بن احمد بن علی فاسی نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں فرمایا:

حیث قال اعقب المؤلف رحمه اللہ تعالٰی ورضی عنه ترجمة الاسماء بترجمة صفة الروضة المبارکة و القبور المقدسة وموافقافی ذٰلك وتابعا للشیخ تاج الدین فاکهانی فانه عقد فی کتابه الفجر المنیر بابا فی صفة القبور المقدسة ومن فوائد ذٰلك ان یزور المثال من لم	جہاں انھوں نے فرمایا مؤلف رحمہ اللہ تعالٰی نے اسماء کے عنوان کے بعد روضہ مبارک اور قبور مقدسہ کے بیان کے لئے باب قائم فرمایا شیخ تاج الدین فاکہانی کی موافقت کرتے ہوئے کیونکہ انھوں نے اپنی کتاب "الفجر المنیر" میں قبور مقدسہ کے بیان کے لئے عنوان قائم فرمایا اور اس کے فوائد میں یہ بھی ہے کہ جس کااصل روضہ پاک

[22] الفجر المنیر

[23] شرح دلائل الخیرات للجزولی

یتمکن من زیارۃ الروضۃ ویشاھدہ مشتاقا ویلثمہ ویزداد فیہ حبا وقد استنابوا مثال النعل عن النعل وجعلوا لہ من الاکراہ والاحترام ماللمنوب عنہ وذکروالہ خواصا وبرکات وقد جربت[24] الخ۔	کی زیارت نصیب نہ ہو تو وہ نقش نعل کی زیارت کرے اور بوسہ دے اور خوب محبت کا مظاہرہ کرے علماء نے نعل کے نقشہ کو نعل کے قائم مقام قرار دے کر اس کے لئے وہی اکرام واحترام اقرار دیا جو اصل نعل شریف کے لئے ہے اور انھوں نے اس کے خواص وبرکات ذکر کئے جن کا تجربہ ہوچکا ہے۔(ت)

دیکھو علمائے کرام کے یہ ارشادات نقشوں کے باب میں ہیں جو خود عین منتسب بھی نہیں بلکہ اس کی مثال وتصویر ہیں تو غلاف کعبہ معظم شرعی یعنی کعبہ معظّمہ سے خاص نسبت مس رکھتا ہے اس کی نسبت بہ نیت تعظیم وتبرک ان افعال کے جواز میں شک وشبہہ کیا ہے،

قال المقتضی فی العموم موجود والمانع فی الخصوص مفقود وذٰلك کاف فی حصول المقصود والحمد للہ العلی الودود	عموم کا تقاضا ہے جبکہ خاص کے لئے کوئی مانع نہیں ہے مقصد کے حصول کے لئے یہ کافی ہے۔اللہ تعالٰی بلند وذات کے لئے حمد ہے۔(ت)

رہا لوگوں کا اس پر ہجوم کرنا یہ بھی آج کی بات نہیں قدیم سے آثار متبرکہ پر اہل محبت وایمان یونہی ہجوم کرتے آئے۔ صحیح بخاری شریف وغیرہ کتب حدیث میں ہے جب عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ تعالٰی عنہ سال حدیبیہ قریش کی طرف سے خدمت اقدس حضور پر نور صلوات اللہ تعالٰی وسلامہ علیہ میں حاضر ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کو دیکھا۔

انہ لایتوضأ الا ابتدروا وضوءہ وکادوا یقتلون علیہ ولا یبصق بصاقا ولایتنخم نخامۃ الا تلقوھا باکفھم فدلکوا بھا	یعنی جب حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم وضو فرماتے ہیں حضور کے آب وضو پر بیتابانہ دوڑتے ہیں قریب ہے کہ آپس میں کٹ مریں اور جب حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

[24] مطالعات المسراقات مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۴۴

وجوھھم واجسادھم الحدیث[25]	لعاب دہن مبارک ڈالتے یا کھکھارتے ہیں اسے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے چہروں اور بدنوں پر ملتے ہیں۔

کادوایقتلون علیہ کی حالت کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم سے خود حضور پر نور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مواجہہ عالیہ میں ثابت کادوایکونون علیہ لبدا سے کہ یہاں سوال میں مذکور جہاز ائد ہے یونہی بوسہ سنگ اسود پر ہجوم وتزاحم قدیم سے ہے بالجملہ اس نفس فعل کا جواز یقینی اور جب نیت تبرک وتعظیم شعائر اللہ ہے تو قطعاً مندوب اور شرعا مطلوب مگر پنجگانہ نماز کے بعد علی الدوام اس کی زیارت وتقبیل کاالتزام اور جمعہ کے دن عام عوام کے بیقیدانہ ہجوم وازدحام میں اگر اندیشہ بعضم فاسد دینیہ ہو تو اس تقیید والتزام واطلاق اژدحام سے بچنا چاہئے اور خود ہر وقت پیش نظر معلق رہنا باعث اسقاط حرمت ہوتا ہے ولہذا حرمین طیبین کی مجاورت ممنوع ہوئی، امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ بعد حج تمام قوافل پر درہ لئے دورہ فرماتے اور ارشاد کرتے اے اہل یمن یمین کو جاؤ۔ اے اہل شام! شام کا راستہ لو۔ اے اہل عراق! عراق کو کوچ کرو کہ اس سے تمھارے رب کے بیت کی ہیبت تمھاری نگاہوں میں زیادہ رہے گی" راہ اسلم وطریق اقوم یہ ہے کہ اسے کسی صندوقچہ میں ادب وحرمت کے ساتھ رکھیں اور احیانا خواہ مہینے میں کچھ دن قرار دے کر بروجہ اجلال حسن واعظام مستحسن اس کی زیارت مسلمین کو کرادیا کریں جس طرح سلطان اشرف عادل نے شہر دمشق الشام کے مدرسہ اشرفیہ میں خاص درس حدیث کے لئے ایک مکان مسمّٰی بدارالحدیث بنایا اور اس پر جائداد کثیر وقف فرمائی اور اس کی جانب قبلہ مسجد بنائی اور محراب مسجد سے شرق کی طرف ایک مکان نعل مقدس حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے لئے تعمیر کیا اور اس کے دروازے پر مسی کواڑ رز سے ملمع کرکے لگائے کہ بالکل سونے کے معلوم ہوتے تھے۔ اور نعل مبارک کو آبنوس کے صندوق میں بادب رکھا اور بیش بہا پردوں سے مزین کیا یہ دروازہ ہر دوشنبہ وپنچشنبہ کو کھولا جاتا اور لوگ فیض زیارت سراپا طہارت سے برکات حاصل کرتے۔ کماذکر العلامۃ المقری فی فتح المتعال وغیرہ (جیسا کہ علامہ مقری نے فتح المتعال میں اور ان کے علاوہ دیگر علماء نے دیگر کتابوں میں ذکر کیا ہے) یہ مدرسہ دارالحدیث مذکور ہمیشہ مجمع ائمہ وعلماء رہے امام اجل ابوزکریا نووی شارح صحیح مسلم اس میں مدرس تھے پھر امام

[25] صحیح البخاری کتاب الشروط باب الشرط فی الجہاد الخ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/ ۳۷۹، الشفاء الشریف حقوق المصطفٰی فصل فی عادۃ الصحابۃ فی تعظیمہ الخ عبدالتواب اکیڈمی ملتان ۲/ ۳۱

خاتم المجتہدین ابوالحسن تقی الدین علی بن عبدالکافی سبکی صاحب شفاء السقام ان کے جانشین ہوئے یونہی اکابر علماء درس فرمایا کئے۔ سلطان موصوف کے اس فعل محمود پر کسی امام سے انکار وماثور نہ ہوا بلکہ امید کی جاتی ہے کہ خود وہ اکابر اس کی زیارت میں شریک ہوتے اور فیض وبرکت حاصل کرتے ہوں، محدث علامہ حافظ برہان الدین حلبی رحمہ اللہ تعالٰی نور النبراس میں فرماتے ہیں **قال شیخنا الامام المحدث امین المالکی:**

وفی دار الحدیث لطیف معنی   وفیھا متنھی اربی وسؤلی

احادیث الرسول علی تتلی   وتقبیلی لاثار الرسول[26]

(یعنی ہمارے استاذ امام محدث امین الدین مالکی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں مدرسہ دار الحدیث میں ایک لطیف مقصد ہے اور اس میں میرا مقصد اور مطلوب بروجہ کامل حاصل ہے حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی حدیثیں مجھ پر پڑھی جاتی ہے اور حضور والا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے آثار شریفہ کا بوسہ مجھے نصیب ہوتا ہے)

غرض طریقہ زیارت تو یہ رکھیں پھر جسے یہ ادب وحرمت بے دقت وزحمت شرف بوس مل سکے فبہا ورنہ صرف نظر پر قناعت کرے بوسہ سنگ اسود کہ سنت مؤکدہ ہے۔ جب اپنی یا غیر کی اذیت کا باعث ہو ترک کیا جاتا ہے تو اس بوسہ کا تو پھر دوسرا درجہ ہے۔

ھذا ھو الطریق اسلم والحاکم الوسط القوم الاقوم واللہ سبحانہ وتعالٰی اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔	یہ سلامتی کا طریقہ ہے اور درمیانہ حکم مضبوط و قوی ہے اور اللہ تعالٰی زیادہ علم والا ہے اس کا علم اتم واحکم ہے۔ (ت)

---

[26] نور النبراس حافظ برہان الدین حلبی